238

REGD NO L 5254 — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ — فی پرچہ ۱؎

جلد ۳ | ۱۵ امان ۱۳۲۸ ہش ۱۵ مارچ ۱۹۴۹ء | نمبر ۶۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔
— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
— محترم صوفی مطیع الرحمن صاحب کی عام حالت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے مگر جسی پاؤں میں gangrene ہے۔ اس کے متعلق سرجن کا خیال ہے کہ کاٹنا پڑے گا۔ یہ اپریشن شاید ایک دو دن تک ہوگا۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں۔ (خاکسار مرزا منور احمد)

مانڈلے پر باغیوں کا قبضہ

رنگون ۱۴ مارچ۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ باغیوں نے برما کے دوسرے بڑے شہر مانڈلے پر مکمل قبضہ کر لیا ہے۔ برما کی حکومت نے کیرن باغیوں کو یہ پیشکش کی ہے کہ اگر وہ ایک خاص تاریخ تک ہتھیار ڈال دیں۔ تو انہیں عام معافی دے دی جائیگی۔ اور برما یونین کے اندر ان کی ایک الگ ریاست قائم کر دی جائے گی۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق گفت و شنید میں تعطل پیدا ہو گیا

نئی دہلی ۱۵ مارچ۔ پی۔ٹی۔آئی کے مقامی نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ کشمیر کی عارضی صلح کے سمجھوتے کے سلسلے میں پاکستان اور ہندوستان کی گفت و شنید میں عارضی طور پر تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ فریقین سمجھوتے کی مختلف تشریحات پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان نے یہ تشریح کمیشن کے سامنے پیش کی ہے کہ باقاعدہ معاہدہ ہونے سے قبل آزاد فوج کے بڑے حصے کو توڑ دیا جائے۔ اور اس سے ہتھیار لے لئے جائیں۔ اس کے بالمقابل پاکستان کے نمائندوں نے غیر مبہم الفاظ میں کمیشن پر واضح کر دیا ہے کہ کمیشن نے ان کے سامنے سمجھوتے کی جو تشریح کی تھی۔ اس کے مطابق آزاد فوج کو ہرگز توڑا نہیں جا سکتا۔ اور نہ ان سے ہتھیار لئے جا سکتے ہیں۔

امید کی جاتی ہے کہ کمیشن تحقیقات کرنے کے بعد اسی تنازعہ کا فیصلہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

وزیر اعظم سرحد کو قتل کرنے کی سازش کا انکشاف

پشاور ۱۴ مارچ۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے ایک گہری سازش کا سراغ لگایا ہے۔ جس کے ماتحت خان عبد القیوم خاں وزیر اعظم کو قتل کرنے اور کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ یہ سازش ضلع ہزارہ میں سرخ پوشوں کے ایک گروہ نے کی تھی۔ وہ اس سلسلے میں شیخ عبد اللہ اور انڈین یونین کو اطلاعات بہم پہنچاتے تھے۔ اور ہندوستان سے مالی امداد بھی حاصل کرتے تھے۔ چند ایک مسلم لیگی کہلانے والے افراد بھی سازش میں شریک تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ ایک خاص پنڈت کو خبریں بھیجا کرتے تھے۔ حکومت نے پولیس کو حکم دیا ہے کہ وہ اس سازش کی تفصیلات اور ان میں حصہ لینے والوں کے متعلق فوری تحقیقات کر کے اپنی رپورٹ حکومت کے سامنے پیش کرے۔ حکومت نے ضلع ہزارہ کے بڑے بڑے سرخپوشوں کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ کل اسمبلی میں وزیر اعظم اس سازش کے سلسلے میں ایک بیان دیں گے۔

محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کے لئے اجتماعی دعائیں کی جائیں

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ محترم نواب صاحب کو کل سارا دن ضعف بہت رہا۔ اور آج بھی بہت ضعف ہے۔ بخار ابھی تک زیادہ ہے۔ دل اور خون کے دباؤ کی حالت بدستور ہے۔ چند دنوں سے بیماری میں کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ بلکہ کمزوری بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر محترم نواب صاحب کی صحت کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ چند خوابیں ایسی آئی ہیں جن میں اجتماعی دعا کی طرف اشارہ ہے۔ لہٰذا حتی الامکان احباب جماعت اپنی اپنی جگہوں پر اجتماعی دعائیں بھی کرنے کا انتظام فرمائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

۲۹ اخباروں کا حیدرآباد میں داخلہ ممنوع

حیدرآباد ۱۴ مارچ ریاست حیدرآباد کی فوجی حکومت نے پاکستان کے ۲۹ اخباروں کا داخلہ ریاست کی حدود میں بند کر دیا ہے۔ ان اخباروں میں پاکستان کے تمام بڑے بڑے اخبارات شامل ہیں

اکالی لیڈروں کو چار چار ماہ قید بامشقت

نئی دہلی ۱۴ مارچ۔ ۲ مارچ کو یوم احتجاج کے موقعہ پر جن نو اکالی لیڈروں کو پٹیالہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ان میں سے ہر ایک کو چار چار ماہ قید بامشقت کی سزا دے دی گئی۔ باقی گرفتار شدہ اکالی لیڈروں کے متعلق بھی عنقریب فیصلہ ہونے والا ہے۔

کشمیر کمیشن کی سب کمیٹی آزاد کشمیر روانہ ہو گئی

راولپنڈی ۱۴ مارچ۔ پاکستان و ہندوستان کمیشن کی مقرر کردہ جو سب کمیٹی آزاد کشمیر کا دورہ کرنے آئی ہے۔ آج صبح وہ راولپنڈی سے آزاد کشمیر گورنمنٹ کے صدر مقام مظفر آباد روانہ ہو گئی۔ مسٹر مشتاق احمد گورمانی وزیر بے محکمہ کمیٹی کے ساتھ کشمیری مہاجرین کے واہ کیمپ تک گئے۔ کمیٹی نے اس کیمپ کا معائنہ کیا۔

سابق وزیر اعظم چین پر فرد جرم عائد کر دی گئی

نانکنگ ۱۴ مارچ۔ چین کی مجلس منتظمہ نے چین کے سابق وزیر اعظم سن فو پر فرد جرم عائد کر دی ہے یہ کارروائی ایک ۳

گوشت کو سیل ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے

جمعیت القریش کا حکومت سے مطالبہ

لاہور ۱۴ مارچ۔ جمعیت القریش لاہور کے صدر چودھری برکت علی نے آج اخبار نویسوں کی پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ گوشت کو بھی تازہ سبزیوں وغیرہ میں شامل کر کے اسے سیل ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ کیونکہ سال ۱۹۴۱ء و ۱۹۴۳ء ٹریڈ ایمپلائمنٹ ایکٹ کی رو سے گوشت کو تازہ سبزیوں میں ہی شمار کیا گیا تھا۔ نیز انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا۔ حکومت بہاولپور نے ریاست سے جانوروں کی برآمد پر جو پابندی لگا رکھی ہے۔ اس کا بھی جلد سے جلد اٹھا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ گوشت کے مہنگا ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ اکثر منڈیاں ہندوستان میں چلی گئی ہیں۔ اور جو دو منڈیاں بہاولپور اور سندھ کی پاکستان میں ہیں۔ ان میں سے بہاولپور کی منڈی بالکل بند ہے۔ اور وہاں سے مال کی برآمد پر بڑی کڑی پابندیاں عائد ہیں۔

٭ جرمنی کے روسی علاقے کے متعدد مقامات پر سامان حرب تیار کیا جا رہا ہے۔ دستاں

گذشتہ سال ۱۲ فیصدی زیادہ پیداوار ہو گی

لاہور ۱۴ مارچ۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ محکمہ زراعت نے مکی جوار اور باجرہ کی فصلوں کا آخری تخمینہ مرتب کر لیا ہے۔ اس کے مطابق فصل مکی کا کل رقبہ ۱۹۱۰۰۰۰ ایکڑ ہے۔ یہ پچھلے سال کے اصل رقبہ سے بقدر ۳ فی صدی زیادہ ہے۔ فصل جوار کا کل رقبہ ۳۸۳۲۰۰ ایکڑ ہے۔ جو گذشتہ سال کے اصل رقبہ کے مقابلہ میں ۱۴ فی صدی زیادہ ہے۔

باجرہ کی فصل کا کل رقبہ ۱۲۷۰۹۰۰ ایکڑ ہے۔ جو پچھلے سال کے اصل رقبہ سے ۱۰ فی صدی زیادہ ہے۔ کل پیداوار کا اندازہ ۲۵۹۳۰۰ ٹن ہے۔ جو سال ماسبق کی اصل پیداوار کے مقابلہ میں ۲۱ فی صدی زیادہ ہے۔

جرمن کارخانے روس کے لئے اسلحہ تیار کر رہے ہیں

ایک معتبر اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی کے سوویٹ علاقے ہر ماہ اعلیٰ قسم کے دی ۲۰۰ روس کو بھیجتے ہیں۔ ٭

کشمیر کمیشن کی سرگرمیاں

نئی دہلی ۱۴ مارچ۔ اقوام متحدہ کے پاکستان و ہندوستان کمیشن نے آج عارضی صلح کا مسودہ تیار کرنے والی سب کمیٹی سے ملاقات کی۔ سب کمیٹی نے بتایا۔ کہ اس نے مسودہ کی تیاری کے سلسلے میں اب تک کیا کارروائی کی ہے۔ جموں و کشمیر میں عارضی سرحدیں مقرر کرنے کے متعلق جو معاہدہ ہوا ہے۔ کمیشن نے اس کے مختلف پہلوؤں پر بھی غور کیا۔ کمیشن کا آئندہ اجلاس بدھ کے دن منعقد ہوگا۔ ٭ تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ پر کی گئی ہے۔ جس نے ایک ووٹ کی اکثریت سے فرد جرم عائد کرنے کی سفارش کی تھی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ سے شائع کیا

ڈاکٹر قریشی کے اعزاز میں دعوت

کراچی ۱۴ مارچ۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے نائب وزیر مہاجرین و امور داخلہ مقرر ہونے پر دہلی کے سینٹ اسٹیفنس کالج کے فارغ التحصیل طلباء نے کل تیسرے پہر شوزان میں ایک دعوت چائے کا انتظام کیا جس میں ڈاکٹر قریشی کے تقرر پر ان کی خدمت میں مبارک باد پیش کی۔

ڈاکٹر صاحب نے جوابی تقریر کرتے ہوئے اپنے تقرر کو ایک امتحان سے تعبیر کیا۔ اور میزبانوں سے دعائی درخواست کی۔ کہ خدا انہیں نہایت خلوص اور دیانت داری سے قوم و ملک کی خدمت کرنے کا شرف عطا فرمائے۔ (اسٹار)

عالمگیر دفاعی سسٹم کے خلاف روس کی جوابی تحریک

دو ماہ کے اندر اندر روس کی طرف سے "جوابی حملے" کی توقع

لنڈن ۱۴ مارچ۔ عالمگیر دفاعی سسٹم کے خلاف جو دولت مشترکہ کے ممالک اور ان کے ساتھی تیزی سے تیار کر رہے ہیں۔ روسی راہ نما بھی ایک جوابی تحریک کی سکیم بنا رہے ہیں۔ یہاں اور دوسرے صدر مقاموں میں یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ روس کا یہ جوابی حملہ دو ماہ کے اندر اندر عمل میں آ جائے گا۔ اور اس وقت نہ صرف میثاق اوقیانوس عملی صورت اختیار کرے گا۔ بلکہ بحر ہند۔ بحر الکاہل اور دوسرے اہم علاقوں میں دفاعی تنظیم پایہ تکمیل کو پہونچ جائے گی۔

"سنڈے ٹائمز" کے سیاسی نامہ نگار نے اس سلسلہ میں لکھا ہے کہ چند جوابی تحریکوں پر مشرقی یورپی ممالک کے دفاعی افسران اعلےٰ کی کانفرنس میں غور کیا جائے گا۔ جو منگل کے دن ہنگری میں شروع ہو رہی ہے۔ مولوٹوف جو روس کی داخلی کابینہ کے افسر اعلےٰ ہیں اس کانفرنس کے انعقاد کی روح رواں معلوم ہوتے ہیں۔

مولوٹوف کا نیا تقرر اور وہ جوش و خروش جس کے ساتھ ان کا استقبال ماسکو میں کیا گیا اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ بطور سٹالن کے لفٹنٹ کے ان کی اہمیت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ (اسٹار)

کمیونسٹوں کے ساتھ مذاکرات

شنگھائی ۱۴ مارچ۔ کمیونسٹوں کے ساتھ صلح کے مذاکرات میں اب زیادہ سرگرمی کی توقع ہے۔ کیونکہ جنرل ہو نے وزیر اعظم کا عہدہ قبول کر لیا ہے اس بات کی بھی توقع ہے کہ مندوبین کی روانگی میں دیر ہو۔ لیکن حکومت میں رد و بدل نہیں ہوگا۔ ادھر کمیونسٹ افواج دریائے یانگسی کے شمال میں بڑی قوت کے ساتھ جمع ہو رہی ہیں۔ صوبہ کیانگسو کے ڈپٹی گورنر کا خیال ہے کہ یونکاؤ کے قریب دو فوجوں کے علاوہ ان کی تعداد ۹ لاکھ ہے۔

گورنر نے پریس کو بتایا کہ ان کا خیال ہے کہ کمیونسٹ دریا عبور کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

قاہرہ میں انجمن ترکیہ مصریہ کا قیام

قاہرہ ۱۴ مارچ معلوم ہوا ہے کہ حسن سکا کی کابینہ کے سابق وزیر خالم گوکک کے قاہرہ آنے کا مقصد یہ ہے کہ ترکی اور مصر کے باہمی تعلقات کو مستحکم بنانے کے سلسلہ میں "انجمن ترکیہ مصریہ" کا قیام عمل میں لایا جائے۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ گوکک نے کئی بار اس امر پر اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ بعض اخباروں نے سلامتی کونسل میں مصر کی شمولیت کے وقت اور وزیر خارجہ خشابہ پاشا کی طرف سے ترکی کے ساتھ دوستی کے اعلان پر مصر کے خلاف مضامین شائع کئے۔ یہ عام خیال پایا جاتا ہے کہ گوکک کے بیان سے دونوں ملکوں کے درمیان نہایت خوشگوار تعلقات قائم ہو جائیں گے۔ چنانچہ خالم گوکک کی متوقع آمد کو ایک نیک فال سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

عقبہ میں برطانوی افواج کی موجودگی صلح کی راہ میں خطرے کا باعث ہے؟

تل ابیب ۱۴ مارچ۔ ایک اسرائیلی ترجمان نے عقبہ میں برطانوی افواج کی کمک آ جانے پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ گو اسرائیلی حکومت کو شرق اردن کے علاقہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ لیکن وہ عقبہ میں برطانوی افواج کی موجودگی یا ان میں مزید اضافہ کو امن و صلح کی راہ میں حائل سمجھتی ہے۔ ترجمان نے یہ بتانے سے انکار کر دیا۔ کہ آیا اس سلسلہ میں اسرائیل اقوام متحدہ سے اس قسم کی شکایت کریگا۔ جیسی اس نے عقبہ میں پہلے برطانوی دستے کی آمد پر کی تھی۔ لیکن یہ سمجھا جاتا ہے کہ اقوام متحدہ اور قائم مقام ثالث ڈاکٹر بنچ کو حسب معمول احتجاج بھیجدیا جائے گا۔

ادھر عقبہ کے واقعہ نے روڈز میں شرق اردن اور اسرائیل کے درمیان صلح کی گفت و شنید میں رکاوٹ پیدا کر دی ہے۔ اس کے باعث دونوں حکومتیں بحر صلحنامہ کی پہلی دفعہ پر آ گئی ہیں۔ جو انقطاع جنگ کے سمجھوتہ پر دستخطوں سے متعلق ہے۔ (اسٹار)

سیلاب کی وجہ سے امریکنوں کی بنائی ہوئی نئی سڑک کہیں کہیں سے ٹوٹ گئی ہے (اسٹار)

مسٹر قریشی سندھ کا دورہ کریں گے

کراچی ۱۴ مارچ۔ نائب وزیر مہاجرین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی حیدر آباد اور میرپور کے پہلے دورے پر روانہ ہونے والے ہیں۔ وہ ان دونوں اضلاع میں آبادکاری اور امدادی کام کا معائنہ کریں گے ان کے ۲۲ مارچ تک صدر مقام واپس جانے کی توقع ہے۔ (اسٹار)

آسٹریلیا معاہدہ بحر الکاہل کا حامی ہے

سنگاپور ۱۴ مارچ۔ مسٹر انتھونی ایڈن نے جو کل آسٹریلیا سے سنگاپور پہنچے۔ یہاں بتایا کہ آسٹریلوی باشندے معاہدہ بحر الکاہل اور ایشیا میں کمیونسٹ خطرے کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور معاہدہ بحر الکاہل کی تکمیل کے حق میں ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ یہ ممالک اوقیانوسی ممالک سے مربوط ہو جائیں۔ مسٹر ایڈن نے بتایا کہ نوے فی صدی برطانوی تارکین وطن وہاں بڑے آرام اور خوشی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ (اسٹار)

چمن اور قندھار کے درمیان سلسلہ آمد و رفت میں رکاوٹ

کوئٹہ ۱۴ مارچ۔ چمن اور قندھار کے درمیان سیلاب کے باعث سلسلہ آمد و رفت منقطع ہو گیا ہے۔

روزنامہ
الفضل
۱۵ مارچ ۱۹۴۹ء

زندگی کے ارتقائی مدارج

بے شک اسلام انسان کی مادی حیات کو بھی سنوارتا ہے۔ لیکن اس کا عمل یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ اسلام ظاہر و باطن دونوں کو لیتا ہے۔ اور جس طرح وہ بیرونی دنیا سے انسان کا تعلق باحسن طریق قائم کرتا ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ وہ انسان کے ظاہری قوٰے اس کی عقل اور اسکے لطیف در لطیف احساسات کا جو اس کا رشتہ ورار الورا ہستی سے ملاتے ہیں باہمی توازن قائم کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اسلام انسان کو حیوانیت کے درجہ سے بلند کر کے انسانیت کے درجہ پر لاتا ہے۔ اور انسانیت سے اسکو ابھار کر اخلاق کی سرحد میں داخل کر دیتا ہے۔ اور پھر اس سے ترقی کر کے اسکو اللہ تعالےٰ کے قریب کر دیتا ہے۔ اور اسکو صحیح معنوں میں انسان بنا دیتا ہے

اس ارتقائی سفر کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ انسانیت کے یہ درجے ایک دوسرے کے منافی ہیں۔ حیوانیت سے مطلب اس کی اس حالت کا نام ہے۔ جب باقی ارتقائی مدارج دبے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور انسان محض حیوانی جذبات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اس کا ہر فعل محض وقتی ہیجان کے تحت ہوتا ہے۔ اس میں نہ تو عقل کی دور اندیشی ہوتی ہے اور نہ روحانیت کی بیداری وہ جو کرتا ہے صرف ابتدائی شعور کے زیر اثر کرتا ہے۔ اور اس میں اور دوسرے حیوانوں میں امتیاز نہیں کیا جاسکتا اسی طرح جب وہ حیوانی درجے سے نکل کر انسانی درجہ میں داخل ہوتا ہے۔ تو عقل اس کی راہ نمائی کرنے لگتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ ابتدائی شعور کو ترک کر دیتا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اس کو اب عقل کے مطابق استعمال کرنا سیکھ جاتا ہے۔ اور جو کرتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ جذبات تو وہی رہتے ہیں مگر اب ان میں ایک تنظیم پیدا ہو جاتی ہے اس کے افعال میں ایک نئی طاقت آ جاتی ہے۔ لیکن اس حالت میں بھی اس کا سود و زیاں صرف انفرادی حیثیت رکھتا ہے۔ عقل محض اس کے ذاتی مفاد تک ہی اس کی راہ نمائی کرتی ہے۔ اور اگرچہ وہ نرا حیوان تو نہیں ہوتا۔ مگر اسکے قریب قریب ضرور ہوتا ہے۔ پھر جب وہ اس سے بلند تر ہوتا ہے۔ تو وہ اخلاق کی دنیا میں قدم رکھتا ہے۔ اب وہ دوسرے انسانوں بلکہ تمام دوسری مخلوق کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کرتا ہے اور اپنے ابتدائی شعور اور عقل کو ایک نئے سانچے میں ڈھالتا ہے۔ وہ رواداری دوسروں کے جذبات کا خیال ان کے پاس خاطر کو زیور طبع بنا لیتا ہے۔ اور جذبہ سود و زیاں جو پہلے صرف اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے وسعت اختیار کر کے اپنے سے غیر کے مفاد پر بھی اثر انداز ہونے لگتا ہے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے وہ اپنا آرام چھوڑتا ہے۔ دوسروں کا دکھ دور کرنے کے لئے آپ دکھ برداشت کر لیتا ہے۔ اب اس کا ابتدائی شعور اور عقل ابتدائی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور وہ اور بھی اونچا اڑنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس وقت وہ با اخلاق انسان کہلاتا ہے۔ پھر اگر وہ اور بھی اونچا اڑتا ہے۔ تو وہ روحانیت کی سرحد میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اڑتے اڑتے اس سرچشمہ کے قریب جا پہنچتا ہے۔ جو منبع کائنات ہے۔ اس کے شعور عقل اور اخلاق پر صبغۃ اللہ کا کوٹ چڑھ جاتا ہے۔ اس کے افعال و اعمال صفات الٰہیہ کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ اسی مقام پر اللہ تعالےٰ ان الفاظ میں اسکو پکارنا شروع کر دیتا ہے۔

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

یہ تمام مدارج انسان کی اس زندگی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ یہ ساری ترقی اور نشوونما اسی زندگی میں حاصل کی جاسکتی ہے۔ اور اس سے ہم حیات مابعد کا اندازہ بھی کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ہم اسکے مدارج کا صحیح تعین نہ کر سکیں۔ اس زندگی کے مدارج جو ہم نے اوپر بیان کئے ہیں۔ ایک ہی ارتقائی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ جس طرح ایک زینہ کی تمام سیڑھیاں ایک ہی چیز اور ایک ہی طرح کی بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور ان کے مدارج زمین سے ان کی بلندی کے لحاظ سے متعین ہوتے ہیں۔ اسی طرح انسانی فطرت بھی گو ایک ہی طرح کے جذبات کے مجموعہ سے ظہور میں آتی ہے۔ لیکن ان کی پستی اور بلندی سے ان میں امتیاز پیدا ہو جاتا ہے۔ ان تمام حالتوں میں گو انسان انہی جذبات سے کام لیتا ہے۔ لیکن ہر حالت کے افعال ایک دوسرے سے ممیز ہوتے ہیں۔

اب جو انسان ان مدارج میں سے کسی خاص درجہ میں اپنے آپ کو قائم کر لیتا ہے۔ اس کی قیمت اسی درجہ کے لحاظ سے لگائی جائیگی۔ اگر وہ حیوانی درجہ پر قائم رہے۔ تو وہ دوسرے حیوانوں کے ساتھ حیوان ہی بنا رہے گا۔ اور اگر وہ اپنے آپ کو عقلی درجہ پر کا قائم کرے۔ تو وہ انسان تو کہلائے گا۔ مگر حیوانیت کے قرب کی وجہ سے ہر وقت خطرے میں ہوگا۔ کہ گر کر اپنی ابتدائی حالت میں نہ چلا جائے۔ لیکن اگر وہ ترقی کر کے اخلاقی درجہ پر اپنے آپ کو قائم کریگا تو یہ خطرہ کم ہو جائے گا۔ لیکن وہ روحانی درجہ کے قریب ہو جائے گا۔ اور اگر وہ پستی کی طرف عود بھی کرے گا۔ تو فاصلہ دور ہونے اور درمیان میں ایک کڑی موجود ہونے کی وجہ سے گرنے سے سنبھل جانے کا زیادہ امکان ہوگا۔ اور اس شخص کی نسبت جو محض عقلی درجہ پر ہے زیادہ محفوظ ہو جائے گا۔ لیکن پھر بھی اس انسان سے وہ زیادہ کمزور ہوگا۔ جو آخری یعنی روحانی درجہ پر متمکن ہو چکا ہوتا ہے۔

قرآن کریم نے ہمیں ادنےٰ ترین درجہ سے لیکر اعلیٰ ترین درجہ تک پہنچنے کے راستہ میں جتنے بھی موڑ آتے ہیں۔ ہر موڑ کے لئے راہ نمائی فرمائی ہے۔ چونکہ وہ تمام زندگی کے لئے شمع ہدایت ہے۔ اس لئے زندگی کی نہایت ابتدائی حالت سے لے کر اس کی آخری حالت تک کے لئے وہ ہدایت دیتا ہے۔ تاکہ جس حالت میں بھی انسان اپنے آپ کو پائے اس کی روشنی میں آگے ترقی کرنے کے لئے تقویت حاصل کر سکے۔ اگر ایک انسان جنگلی حالت میں ہے۔ تو وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بتدریج اسکو اٹھاتا ہے۔ اور اسکو انسانیت کے درجہ پر لے آتا ہے۔ پھر اور اوپر اٹھاتا ہے اور پھر وہ اسکو رفع دے کر اپنے قریب کر لیتا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی حیات کی منزل مقصود کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ منزل مقصود وہ آخری روحانی درجہ ہی ہو سکتا ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ انسان کے قریب ترین ہو جاتا ہے۔ اور جب تک کوئی انسان اپنی اس آخری منزل کو نگاہ میں نہ رکھے۔ اس وقت تک نہ ترقی کے راستہ پر قدم نہیں اٹھا سکتا۔ یہ ایک مسلسل سفر ہے۔ اور سفر جب تک ختم نہ ہو چلتے چلے جانا ضروری ہے۔ لیکن یہ ایک بلندی کا سفر ہے۔ جب بھی آپ کہیں مقام کرنے کا تہیہ کریں گے نیچے پھسل جانے کا اندیشہ ہے۔ اور ایسا ہوتا رہتا ہے۔ آج مغربی تہذیب کا رجحان انسان کو عقلی درجہ پر قائم کرنے کی طرف ہے۔ وہ سفر کے اس مقام کو منزل مقصود سمجھ بیٹھی ہے۔ اور اخلاقی درجہ کو بھی اس کے زیر اقتدار لانا چاہتی ہے۔ لیکن یہ ناممکن ہے۔ اوپر کا درجہ نیچے کے درجہ کے زیر اقتدار نہیں آ سکتا ہاں حیوانی درجہ پر گرنے میں بے شک آسانی ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ آج مغرب گرنے کی طرف مائل ہے۔ مغرب ہی نہیں مشرق بھی مشرق ہی نہیں بلکہ مسلمان اقوام بھی مغرب ہی کی تقلید کر رہی ہیں۔ یہاں تک کہ اس سے اوپر وہ اب پرواز نہیں کرتیں حقیقی منزل مقصود ان کی نظر سے بھی اوجھل ہو چکی ہے۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا

۱۵ اور ۱۶ اپریل کی درمیانی رات کو مجلس مشاورت کا اجلاس ہوگا انشاء اللہ

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

تحریک جدید اور وصیت

تحریک جدید وصیت کے لئے بطور ارہاص ہے۔ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دوم میں شامل ہے۔ اسے وصیت بھی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تحریک جدید جس نظام کی طرف اشارہ کر رہی ہے جس نظام کی تعمیر کے لئے وہ راستہ صاف کر رہی ہے وہ نظام وصیت ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جلدی کرو کہ جو دوڑ میں آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔ تم جلد سے جلد وصیت کرو تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو"۔

پس ہر وہ احمدی جو تحریک جدید میں شامل ہے اسے جلد سے جلد وصیت کرنی چاہیئے

فریضۂ تبلیغ ——— اور ——— مسلمان

(از خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدس صحابہ کے محیر العقول تبلیغی کارناموں نے مذہبی دنیا میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ جس کا ایک جہان معترف ہے۔ یہ کوئی ان کی ذاتی خوبی نہ تھی۔ بلکہ یہ اس قوت قدسیہ کا اثر تھا۔ جو حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے اندر پیدا کر دی تھی۔ ان کی ایمانی کیفیت کا یہ عالم تھا۔ کہ ادھر خدا تعالےٰ کے مقدس رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان پاک سے ارشاد سنتے تھے۔ اور ادھر عملی دنیا میں لبیک کہتے ہوئے نظر آتے تھے۔ چنانچہ جب انہیں اس بات کا علم ہوا۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے دین کی منادی کے لئے عالم وجود میں لائے گئے ہیں۔ تو ان کے اندر بجلی کی طرح تبلیغ کی رو پھیل گئی۔ اور وہ شب و روز تبلیغی کاموں میں ہی مصروف ہو گئے۔

صحابہؓ کرام فریضۂ تبلیغ کو اپنی زندگی کا بہترین مقصد خیال کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جس محنت و جانفشانی اور استقامت و استقلال کے ساتھ انہوں نے اس مقصد کو سر انجام دیا۔ اسکی مثال دیگر اقوام میں تلاش کرنا بے سود ہے۔

انہی کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں تاریک عالم میں نور اسلام کی شعاعیں پھیل گئیں۔ جن سے ظلمتکدے جگمگا اٹھے۔ اور لاکھوں فرزندان آدم کفر و بدعت کی قیود سے آزاد ہو کر توحید الٰہی کے والہ و شیدا بن گئے۔

مگر افسوس موجودہ زمانہ کے مسلمان کہلانے والوں نے اپنے روحانی آباؤ اجداد کے امتیازی نشان کو اپنے ہاتھوں مٹا دیا۔ اور غیر قوموں کو موقعہ دیا۔ کہ وہ اسلام کا جگر چھیدنے کے لئے میدان عمل میں کود پڑیں۔ چنانچہ مسلمانوں کے تبلیغ دین سے تغافل کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ معاندین اسلام عیسائی اور آریہ منادد نیا کے دیگر ممالک کے علاوہ اسلامی ممالک میں بھی پھیل گئے۔ اور انہوں نے ہزاروں مسلمانوں کو باطل پرستی کا شکار بنا لیا۔

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ مسلمان اغیار اسلام کے مسلسل حملوں کو دیکھ کر بیدار ہو جاتے۔ اور فریضۂ تبلیغ کی طرف کما حقہٗ توجہ کرتے۔ اور تبلیغی نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لئے انتہائی مساعی عمل میں لاتے۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ انہیں سوائے دنیا کے دھندوں اور سیاسی الجھنوں میں پھنسنے کے اور کوئی امر سوجھتا ہی نہیں۔

برعکس اس کے جماعت احمدیہ میدانِ تبلیغ میں ہمہ تن مصروف ہے۔ اور اس وقت تک دنیا کے ممالک میں درجنوں تبلیغی مشن کھول چکی ہے۔ جن کے نتائج نہایت خوشکن نکل رہے ہیں۔ ان نتائج کے پیش نظر یہ بات نہایت وثوق اور یقین سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام پھر از سر نو اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو حاصل کرے گا۔ اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ اسلام کے لئے ماضی کے شاندار اور ایمان افروز دن پھر لوٹ کر آ رہے ہیں

لیکن اتنا عظیم الشان روحانی انقلاب اسی صورت میں رونما ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہم اپنے اندر وہی قوت عملیہ پیدا کر لیں۔ جو کہ صحابہ کرامؓ کے اندر پائی جاتی تھی۔

تاریخ اسلام کے اوراق سے پتہ چلتا ہے۔ کہ صحابہ کرام نے تبلیغ کی خاطر اپنی جانوں۔ مالوں اور وطنوں تک کی قربانی سے دریغ نہ کیا۔ ان پر قسم قسم کے مظالم ڈھائے گئے۔ لیکن ان کے پائے استقلال میں ذرا بھر بھی لغزش پیدا نہ ہوئی۔ بلکہ وہ ایمانیات میں اور بھی ترقی کرتے گئے۔

یہی ایمانی روح اور ولولہ جب تک ہم میں پیدا نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک ہم تبلیغی میدان میں حقیقی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

یہ تو صحیح ہے۔ کہ غیروں کی زبانیں اور قلمیں کھلے طور پر ہماری تبلیغی مساعی کا ذکر کرتی ہیں۔ جیسا کہ مولوی محی الدین احمد صاحب بی۔ اے ناظم جمعیت دعوت و تبلیغ اسلام پونا اپنی کتاب "روداد عمل" حصہ اول صفحہ ۸۴ پر لکھتے ہیں۔

"مسلمانوں میں جس جماعت نے بطور جماعت تبلیغ و اشاعت اسلام کی ضرورت کو محسوس کیا۔ اور ضرورت کے احساس سے متاثر ہو کر تبلیغ و اشاعت کی طرف عملی اقدام بھی کیا۔ تو وہ وہی جماعت ہے۔ جس کے کفر و اسلام کا ہنوز مسلمانوں سے فیصلہ نہ ہو سکا مسلمان اگر اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں۔ اور اس جماعت کے متعلق کفر کا فیصلہ کرتے ہیں۔ تو کہنا پڑتا ہے۔ سے

کاش اس فرقۂ زہاد سے اٹھتا نہ کوئی
کچھ ہوئے بھی تو یہی رند قدح خوار ہوئے

اس ضمن میں ان کی مساعی محیر العقول اور ان کے نتائج یقیناً عظیم الشان ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا اشاعت اسلام کے ساتھ قوام ہو گیا ہے۔"

یہ شہادت اور اسی قسم کی سینکڑوں دیگر شہادتیں اس امر پر شاہد ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے نقشِ قدم پر چل کر تبلیغی میدان میں ایک زبردست انقلاب برپا کر دیا ہے۔ اور وہ پادری اور پنڈت جو اسلام کی گردن پر سوار تھے۔ انہیں میدان مقابلہ میں ایسی شکست دی ہے۔ کہ اب وہ علانیہ طور پر اسلام کے منہ آنے سے کتراتے ہیں۔ کجا وہ زمانہ کہ اسلام کے یہ دشمن دین حق پر دھڑا دھڑ تیر برسا رہے تھے۔ اور ہزارہا مسلمانوں کو مرتد کر کے اپنے مذاہب میں داخل کر رہے تھے۔ اور کجا یہ تغیر ایام کہ انہیں اپنے گھر کی فکر پڑ رہی ہے اور انہیں اپنا مستقبل تاریک نظر آ رہا ہے۔

لیکن کیا ہمیں اتنے پر ہی خوش ہو جانا چاہیئے۔ اور آئندہ کے لئے تبلیغی کاموں کو خیرباد کہہ دینا چاہیئے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ہمارے سامنے ابھی بڑی بڑی کٹھن منزلیں ہیں۔ جنہیں ہم نے طے کرنا ہے۔ ابھی تو لاکھوں انسان ایسے ہیں۔ جو کوچہ روحانیت سے کوسوں دور ہیں۔ انہیں روحانیت میں داخل کرنا ہے۔ خود مسلمان کو مسلمانی کے اوصاف کو بھی اپنے اندر پیدا کرنا ہے۔ کیونکہ وہ بھول گیا ہے۔ جو اس کے سپرد کام کیا گیا تھا۔

آج سے چودہ صدیاں قبل سردار الانبیاء حضرت محمدؐ عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو یہ مژدہ سنایا تھا۔ کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (آل عمران)

مگر آج بجز جماعت احمدیہؓ کے مسلمانوں میں سے کونسا فریق ایسا ہے۔ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔

ظاہر ہے کہ ایک بھی نہیں؟ تو ایسی حالت میں کیا مسلمانوں کے لئے خوشی کا دن ہے؟ یہ تو ایسی حالت ہے۔ کہ جس سے قوم مسلم ترقی کے زینہ پر نہیں بلکہ ہلاکت کے گڑھے میں گر جائے گی۔ اور جگ ہنسائی کا سامان اپنے ہاتھوں پیدا کرے گی۔ خدا تعالےٰ نے تو اس قوم کو دنیا کی دوسری قوموں پر فضیلت بخشی تھی۔ مگر آج اسے کیا ہو گیا۔ کہ اس کی حالت نزع کی سی حالت ہے۔

اور اگر اس نے اپنے قیام کے مقصد کو نہ سمجھا اور اور ادھر ادھر کی دنیا کی دلفریبیوں میں ہی محو رہی۔ تو یقیناً سابقہ قوموں کی طرح آئے دن یہ زیر عتاب رہے گی۔ اور پہلے سے بھی زیادہ اس کی حالت دگرگوں ہوتی چلی جائے گی۔ جس کا نتیجہ بقول ناظم صاحب جمعیت دعوت و تبلیغ اسلام پونا یہ ہوگا۔ کہ

"دنیا میں سکون محال ہے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ دوڑنے والے دوڑ رہے ہوں۔ اور راہ میں کھڑے ہونے والے پاؤں تلے روندے نہ جائیں۔ جو آگے نہیں بڑھ رہا۔ وہ بالیقین پیچھے ہٹ رہا ہے۔ زندگی اور بقاء اصلح اور اوفق کا حق ہے۔ بیکار و بیمار کے لئے موت کے سوا کوئی دوسری راہ نہیں۔"

کاش دیگر مسلمان قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر فریضۂ تبلیغ کو کما حقہٗ ادا کریں۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جھوٹے اتہامات لگانیوالوں کا خدا شدید دشمن ہے

"خدا کے رسولوں اور نبیوں اور ماموروں پر جو یہ اندھی دنیا طرح طرح کے الزام لگاتی ہے۔ اگر ان کو دفع نہ کیا جائے۔ تو اس سے دعوت اور انذار کا کام سست ہو جاتا ہے۔ بلکہ رک جاتا ہے اور ان کی باتیں دلوں پر اثر نہیں کرتیں۔ اور معقولی رنگ کے جواب اچھی طرح دلوں کے زنگ کو دور نہیں کر سکتے۔ پس اس سے اندیشہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ اپنی بدگمانیوں سے ہلاک نہ ہو جائیں۔ اور ہیزم دوزخ نہ بن جائیں۔ لہٰذا وہ خدا جو کریم اور رحیم ہے۔ جو اپنی مخلوق کو ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ اپنے زبردست نشانوں کے ساتھ اپنے نبیوں کی صفائی اور اصطفاء اور اجتباء کی شہادت دیتا ہے۔ اور جو شخص ان گواہیوں کو پا کر بھی اپنی بدظنیوں سے باز نہیں آتا۔ اس کے ہلاک ہونے کی خدا کو کچھ بھی پروا نہیں۔ خدا اس کا دشمن ہو جاتا ہے۔ اور اس کے مقابل پر خود کھڑا ہو جاتا ہے۔ شریر انسان خیال کرتا ہے۔ کہ میرے مکر دنیا کے دلوں پر برا اثر ڈالیں گے۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے احمق۔ کیا تیرے مکر میرے مکر سے بڑھ کر ہیں۔ میں تیرے ہی ہاتھوں کو تیری ذلت کا موجب کروں گا۔ اور تجھے تیرے دوستوں کے ہی آگے رسوا کر کے دکھلاؤں گا۔" (براہین احمدیہؑ حصہ پنجم ص۳۰)

مرکزی چندہ جات اور ان کا مصرف

نظارت بیت المال میں وقتاً فوقتاً ایسی رپورٹیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ کہ مقامی عہدہ داران مرکزی چندوں کی رقوم کو اپنی ذاتی یا جماعت کی مقامی ضروریات پر خرچ کر لیتے ہیں۔ ایسے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے:۔

(۱) چندہ کی رقم ذاتی مصرف میں لانی سخت ممنوع ہے۔

(۲) اسی طرح کوئی جماعت مرکزی چندوں کی رقم میں سے از خود خرچ کر لینے کی مجاز نہ ہوگی۔ خواہ بامید منظوری مرکز ہی کیوں نہ ہو۔

(۳) کوئی عہدہ دار جماعت مقامی چندہ کی رقم کسی کو بغیر اجازت نظارت بیت المال دینے کا مجاز نہ ہوگا۔

ان قواعد کی خلاف ورزی کرنے والا عہدہ دار خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہوگا۔ (نظارت بیت المال)

سیکرٹریان مال اور ترسیل چندہ جات

جملہ سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ براہ مہربانی چندہ روانہ کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کو ضرور ملحوظ رکھا کریں۔

(۱) رقوم چندہ بھجواتے وقت حتی المقدور کوپن پر تفصیل ضرور درج کر دیا کریں۔ اور اگر تفصیل لمبی ہو۔ تو الگ بھجوا کر اس میں درج کیا کریں۔ (۲) جملہ اندراجات نہایت خوشخط کئے جائیں۔ تاکہ پڑھنے میں دقت نہ ہو۔ (۳) کوپن پر اپنا مکمل ایڈریس درج کر دیا کریں۔ منی آرڈر فارم جو آجکل رائج ہیں۔ ان میں کوپن کی پشت پر ایڈریس کا [illegible] (ناظر بیت المال)

"کیا کام کرتے ہیں"

مولوی محمد طفیل صاحب سابق انسپکٹر بیت المال فوری طور پر مطلع فرما دیں۔ کہ وہ آج کل کیا کام کرتے ہیں۔ اگر یہ اعلان ان کے کسی رشتہ دار یا دوست کی نظر سے گذرے۔ تو وہ بھی مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ پتہ مفصل ہونا چاہیئے۔

(ناظر بیت المال)

وراثت کے متعلق اسلامی احکام

(۴)

سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل

(از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب واقفِ زندگی)

ترتیب توریث

گذشتہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ جملہ ورثاء میں سب سے پہلے ترکہ کے مستحق ذوی الفروض ہیں پس اگر ذوی الفروض میں پورا پورا ترکہ بٹ جائے تو تقسیم پوری ہو گئی۔ چنانچہ اگر میت نے خاوند اور حقیقی بہنیں چھوڑی ہوں تو خاوند کو نصف اور بہنوں کو نصف ملے گا اور باقی عصبات اور ذوی الارحام سب کے سب محروم رہ جائیں گے اور اگر ذوی الفروض نہ ہوں یا ان کی تقسیم کے بعد کچھ مال بچ رہے۔ تو عصبات نسبی کو ملے گا۔ لیکن عصبات نسبی ذوی الفروض کی طرح سب کے سب مستحق وراثت نہیں ہوتے بلکہ وہ قرب و بعد کے لحاظ سے ایکدوسرے کی عدم موجودگی میں حصہ دار ہوتے ہیں۔

چنانچہ عصبات نسبی میں سب سے قریب بیٹا ہے۔ پھر بیٹے کا بیٹا نیچے تک یہ طبقہ اول کے عصبات ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو پھر باپ کو ملے گا پھر دادا کو اوپر تک یہ طبقہ دوم کے عصبات ہیں اگر ان میں سے بھی کوئی نہ ہو تو پھر بھائی حقیقی کو ملے گا۔ پھر علاتی بھائی کو پھر حقیقی بھائی کے بیٹے کو۔ نیچے تک پھر علاتی چچا کے بیٹے کو نیچے تک۔ پھر باپ کے حقیقی چچا کو پھر باپ کے علاتی چچا کو پھر باپ کے حقیقی چچا کے بیٹے کو پھر باپ کے علاتی چچا کے بیٹے کو پھر دادا کے حقیقی چچا کو علیٰ ہذا القیاس اوپر تک اور یہ سب طبقہ چہارم کے عصبات ہیں اگر مذکورہ بالا چاروں طبقات کے عصبات میں سے کوئی نہ ہو تو پھر ترکہ عصبہ سببی کو ملے گا یعنی اگر مرنے والا غلام ہو تو اس کے مولیٰ کو ملے گا۔ جس نے اس کو آزاد کیا اس ترکہ کو اصطلاح میراث میں ولاء عتاقہ یا ولاء نعمت کہتے ہیں۔

اگر یہ بھی نہ ہو تو پھر اس مال کو ذوی الفروض پر رد کیا جائے گا (جبکہ یہ مال ان کی مقررہ تقسیم سے باقی بچا ہوا ہو)۔ لیکن اس صورت میں رد صرف ذوی الفروض نسبی پر ہی ہو گا۔ ذوی الفروض سببی یعنی خاوند اور بیوی پر نہیں ہو گا

لیکن اگر اصحاب فرائض نسبی نہ ہوں تو پھر ذوی الارحام (۱) اسی ترتیب سے تقسیم ہو گی جس ترتیب سے عصبات میں ہوئی تھی۔ یعنی پہلے طبقہ اول کے ذوی الارحام کو پھر طبقہ دوم پھر سوم پھر طبقہ چہارم کو۔ اگر ذوی الارحام بھی نہ ہوں تو پھر ذوی الفروض سببی پر رد ہو گا۔ اور اگر کوئی بھی نہ ہو تو جیسے کہ بیان کیا گیا تمام ترکہ بیت المال میں جائے گا۔

شاستر ہنود

ہندوؤں میں وراثت کے احکام کا دارومدار ان کے عقیدہ تناسخ کے مطابق ہے چنانچہ منوں کا قول ہے کہ "مال و دولت یا تو دنیا کے فائدہ کے لئے ہے یا عاقبت کی صلاح و فلاح کے لئے"۔ پس اس اصول کے مطابق وہ میراث کی تقسیم اس طریق پر کرتے ہیں کہ جس سے مال کمانے والے کو مرنے کے بعد بھی اس مال سے فائدہ پہنچ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں میں ارواح کے حالات مکروہہ سے نجات کے لئے کریا کرم کیا جاتا ہے۔ منو کا قول ہے "جل دان تین پشت تک کیا جائے گا اور پنڈدان بھی تین پشت تک دیا جائے گا"۔

(کتاب منو باب ۹ دفعہ ۱۸۶) پس ہندوؤں میں ضابطۂ وراثت میں شخص متوفی کے فوائد آخروی کو اصل الاصول مانا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں میں وراثت کے فوائد میت سے قرابت کے لحاظ سے مرتب نہیں ہوتے بلکہ میت کی طرف سے صدقہ کی ادائیگی کے استحقاق کے مطابق ہوتے ہیں۔ پس جو شخص متوفی کے گھر سے تین شخصوں کا کریا کرم کر سکتا ہے وہ اس شخص سے زیادہ قریب ہے جو صرف دو شخصوں کا کریا کرم کر سکتا ہے۔ اسی طرح یہ قریب ہے اس شخص کی نسبت جو صرف ایک شخص کی طرف سے کریا کرم کر سکتا ہے اور ان کی اصطلاح میں قسم اول کے لوگوں کو (سپنڈ) اور قسم دوم کو (سکل) اور قسم سوم کو (سماناودکا) کہتے ہیں۔ پس جو لوگ کسی خاص یا عام وجہ سے شخص متوفی کا کریا کرم نہیں کر سکتے وہ محروم الارث قرار دیئے جاتے ہیں (پرنسپل ہندو لاء جلد ۱ صفحہ ۳۵)

عورت کی وراثت

اس اصل کے ماتحت چونکہ عورت اپنی خلقت زنانہ کی وجہ سے ایام حیض میں سرادھ یعنی کریا کرم نہیں کر سکتی۔ اس لئے وہ متوفی کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اس لئے اس کو وراثت حاصل کرنے کی قابلیت نہیں ہے لیکن اس قاعدہ سے چار عورتوں کو خاص وجوہ کی بنا پر مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

اوّل زوجہ۔ کیونکہ یہ امور دینی میں اپنے شوہر کی ممد ہوتی ہے اور اپنے شوہر کے لئے بمنزلہ نصف بدن کے ہوتی ہے اور نرینہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں اس کو بھی کریا کرم کرنے کا استحقاق حاصل ہے

دوم۔ بیٹی جو نرینہ اولاد رکھتی ہو۔ کیونکہ ایسی بیٹی کے ذریعہ سلسلہ وراثت قائم رہتا ہے۔ اسی طرح وہ بیٹی بھی وراثت کی مستحق ہے جو اولاد نرینہ جننے کی اہلیت رکھتی ہو لیکن جو بیٹی لاولد بیوہ ہے یا عقیمہ ہے یا اس کی صرف لڑکیاں ہیں وہ محروم الارث ہو گی۔

سوم ماں۔ چونکہ ماں دوسرے بیٹے جنتی ہیں جن کو صدقات دینے کا استحقاق حاصل ہے۔ متوفی کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسلئے وہ بھی میراث کی مستحق ہے۔

چہارم دادی۔ مذکورہ بالا وجہ سے میراث کی مستحق ہے (پرنسپل ہندو لاء جلد ۱ صفحہ ۲۲)

ترتیب وراثت بلحاظ درجات

بیٹا۔ تمام ایسے بیٹے جو باپ کے مرنے کے وقت باہم اکھٹے رہتے اور اکھٹے کماتے ہوں باپ کے ورثہ کے مساوی حصہ دار ہوتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی لڑکا الگ رہتا ہو تو وہ دوسرے بھائیوں کے برابر حصہ نہیں لیتا۔ چنانچہ پرنسپل ہندو لاء میں لکھا ہے۔

"بیٹے کا صرف باپ سے الگ رہنا اسبات کا مانع نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے برابر حصہ لیوے۔ بلکہ اس مال کا بھی جو اس کے علیحدہ ہو جانے کے بعد اس کے بھائیوں کی اعانت و تائید سے مکسوب ہوا ہو۔ بشرطیکہ وہ عین حیات اپنے باپ کے حصہ اپنا نہ لیا ہو وے۔ مگر جو لڑکے کہ کسب مال میں باپ کے معین تھے وہ مستحق دو حصہ پانے کے ہوں گے"۔ (پرنسپل ہندو لاء جلد ۲ صفحہ ۵۰۷ و ترجمہ ایکٹ وراثت بنگال صفحہ ۱۸۱)

پوتا۔ جب متوفی اپنے بعد بیٹے اور پوتے چھوڑ مرے تو پوتے اپنے باپ کے قائمقام ہو کر بیٹوں کے ساتھ حصہ دار ہوں گے۔ مثلاً متوفی کے دو بیٹے زندہ ہوں اور تیسرا بیٹا فوت ہو گیا۔ لیکن آگے اس کا بیٹا زندہ ہو تو یہ پوتا دو بیٹوں کے ساتھ مساوی حصہ دار ہو گا (پرنسپل ہندو لاء جلد ۱ صفحہ ۱۸)

زوجہ۔ بموجب شاستر زوجہ صرف اس صورت میں وارث ہوتی ہے۔ جبکہ اس کا شوہر اپنے شرکا سے الگ رہتا ہو اور اگر ساتھ رہتا ہو تو اس صورت میں شوہر کے بھائی وارث تصور کیا جاتا ہے۔ اور زوجہ سوائے خوراک و لباس کے اور کسی چیز کی مستحق نہیں ہوتی (ایکٹ وراثت بنگال مؤلفہ ای الیف ایلبر لنگ)

لڑکی۔ دختر نا کتخدا (کنواری) پہلے مستحق میراث ہے اور اس کے بعد دختران کتخدا مفلس اور ان کے بعد دخترانِ کتخدا متمول۔ (پرنسپل ہندو لاء ص ۲۲ جلد ۱)

نواسہ ۵ دختران کی عدم موجودگی میں نواسہ وارث ہوتا ہے۔

باپ ۶ - نواسہ کی عدم موجودگی میں باپ مستحق میراث ہوتا ہے۔

ماں ۷ - باپ کی عدم موجودگی میں ماں وارث ہوتی ہے۔

بھائی ۸ - ماں کی عدم موجودگی میں بھائی وارث ہوتا ہے۔ اولاً برادر عینی جو ہمطعام ہو۔ اسکے بعد برادر عینی جو ہمطعام نہ ہو پھر برادر علاتی ہمطعام پھر برادر علاتی جو ہمطعام نہ ہو۔

بھتیجہ ۹ - بھائی کی عدم موجودگی میں بھائی کا لڑکا وارث ہوتا ہے۔

غرض بموجب شاستر ہنود ان ورثاء کے بعد مندرجہ ذیل ورثاء بالترتیب وارث ہوتے ہیں

بھائی کا پوتا ۱۰ - بھانجہ ۱۱ - بھائی کی بیٹی کا بیٹا ۱۲ - دادا ۱۳ - دادی ۱۴ - چچا ۱۵ - پچیرا بھائی ۱۶ - چچے کا پوتا ۱۷ - پھپھیرا بھائی ۱۸ - چچیری بہن کا بیٹا ۱۹ - پردادا ۲۰ - پردادی ۲۱ - دادے کا بھائی ۲۲ - اسکا بیٹا ۲۳ - اسکا پوتا ۲۴ - پردادے کی بیٹی کا بیٹا ۲۵ - اسکے بھائی کی بیٹی کا بیٹا ۲۶ -

اگر مذکورہ بالا ورثاء میں سے کوئی نہ ہو تو پھر وراثت ماں کے خاندان کی طرف بترتیب قابل منتقل ہوتی ہے۔

نانا ۲۷ - ماموں ۲۸ - اسکا بیٹا ۲۹ - اس کا پوتا ۳۰ - ماموں کی بیٹی کا بیٹا ۳۱ - پرنانا ۳۲ - اس کا بیٹا ۳۳ - اس کا پوتا ۳۴ - اس کا پڑپوتا ۳۵ - اس کا دختر زادہ ۳۶ -

اگر ان میں سے بھی کوئی نہ ہو تو وراثت قرابت داران بعید کو جنہیں اصطلاح میں (سکل) کہتے ہیں چودہ پشت تک اجداد سے اور پڑپوتے سے نیچے ملے گی۔

اگر ان میں سے بھی کوئی نہ ہو تو وہ لوگ جو اپنے شاگردوں کو اپنے فرقہ کا نشان بخشتے ہیں۔ جنہیں اچارج کہتے ہیں وارث ہوں گے ۳۷

ان کے بعد شاگرد ۳۸ انکے بعد ہم مکتب ۳۹ - ان کے بعد اس گاؤں کے برہمن۔ ان کے بعد حکومت وقت۔

(پرنسپل ہندو لاء جلد ۱ صفحہ ۳۳) (باقی)

تعمیر ربوہ کے متعلق ضروری اعلان

ربوہ میں خدا کے فضل سے تعمیر کا کام جاری کیا جا رہا ہے۔ مندرجہ ذیل پیشہ ور اصحاب جماعت کی خدمات کی ضرورت ہے۔

(۱) اینٹوں یا دوسرے ہر قسم کے میٹریل (Construction Material) کی ڈھلائی کے لئے گدھے والوں کی ضرورت ہے

(۲) معماروں وغیرہ کے ہمراہ کام کرنے کے لئے مزدوروں کی ضرورت ہے۔

(۳) آرہ کشوں اور نجاروں کی ضرورت ہے۔

تمام کام عام طور پر ٹھیکہ پر دیئے جائیں گے۔ احباب کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ربوہ کی تعمیر کا کام نہایت کفایت سے کرانا مقصود ہے۔ اس لئے تمام نرخ مناسب رعایت اور احتیاط سے پیش کئے جائیں۔ آرہ کش اور نجار خود ہی توجہ کریں۔ امیر جماعت احمدیہ جہلم خود توجہ فرمائیں۔ اپنے شہر یا اس کے ارد گرد سے آرہ کش اور نجار بھجوائیں وہاں نسبتاً ارزاں نرخ پر کام کرنے کے لئے ایسے پیشہ ور لوگ مل سکیں گے۔ لکڑی موقع پر پہنچ چکی ہے اور آ رہی ہے۔ تمام احباب جن تک یہ اعلان پہنچے۔ ایسے پیشہ ور لوگوں کو مطلع کر دیں۔

(سیکرٹری تعمیر کمیٹی جودھامل بلڈنگ لاہور)

موصی صاحبان کی خدمت میں گذارش

ذیل میں ایسے موصی صاحبان کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جن کی رقوم مئی ۱۹۴۸ء کی مختلف تاریخوں اور کوپن نمبروں کے ذریعہ داخل خزانہ ہوئی ہیں۔ لہٰذا ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے اپنے وصیت نمبر تحریر فرمادیں۔ تاکہ ان کی مدخلہ رقوم کا اندراج ان کے کھاتہ جات میں کردیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے خط و کتابت اور ادائیگی رقوم میں وصیت نمبروں کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور مستورات کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمبر کے ساتھ اپنا نام بھی تحریر کریں۔ نیز نمبر وغیرہ سے اطلاع دیتے وقت مندرجہ بالا کوپن نمبروں اور تاریخوں کا حوالہ بھی ضرور دیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نام و سکونت	کوپن معہ تاریخ	رقم
۱۔ مولوی اے۔ جی ابراہیم صاحب قادیانی سیالکوٹ	۱۱۷۹ / ۳۱-۵-۴۸	[illegible]
۲۔ بشیر احمد صاحب وکیل ماہ مارچ ۱۹۴۸ء سیالکوٹ	〃	[illegible]
۳ 〃 〃 اپریل 〃	〃	[illegible]
۴۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب 〃 〃	〃	[illegible]
۵۔ اہلیہ صاحبہ ملک عبدالعزیز صاحب فروری۔ مارچ	۲۰۵۵ / ۳۱-۵-۴۸	[illegible]
۶۔ میاں سردار محمد صاحب ہڑپہ منٹگمری	〃	[illegible]
۷۔ صوبیدار محمد رشید صاحب راولپنڈی	۲۰۶۶ / ۲۱-۵-۴۸	[illegible]
۸۔ 〃 〃 〃	۲۰۶۵ / ۲۰-۵-۴۸	[illegible]
۹۔ چوہدری خورشید خان صاحب پنشنر محاسب	۱۳۳۵ / ۱۳۴۴ ۱-۵-۴۸	[illegible]
۱۰۔ مبارک احمد صاحب فضل عمر ہوسٹل لاہور	۱۰۰۲ / ۲۲-۵-۴۸	[illegible]
۱۱۔ محمود احمد ولد ماسٹر محمد زمان صاحب راولپنڈی	۳۰۸ / ۹-۴۸	[illegible]
۱۲۔ 〃 〃 〃 〃	〃	[illegible]
۱۳۔ صوبیدار محمد رشید صاحب راولپنڈی	〃	[illegible]
۱۴۔ انوار احمد صاحب ٹھیکیدار منٹگمری	۵۵ / ۱۱-۵-۴۸	[illegible]
۱۵۔ چوہدری محمد الدین صاحب اوورسیر سرگودھا	۵۳ / ۱۲-۵-۴۸	[illegible]
۱۶۔ محمد ابراہیم صاحب سرگودھا	〃	[illegible]
۱۷۔ محمد آدم صاحب شاہجہان پور	۱۹۲۷ / ۱۲-۵-۴۸	[illegible]
۱۸۔ عبدالسلام صاحب مہاراجکے ضلع گجرات	۹۲۹ / ۸-۵-۴۸	[illegible]
۱۹۔ نور احمد صاحب 〃 〃	۸۳۱ / ۸-۵-۴۸	[illegible]

وصایا

نوٹ:۔ وصایا قبل از منظوری اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو اطلاع دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

نمبر وصیت معہ تاریخ	نام موصی معہ پتہ	خلاصہ مضمون وصیت	نام گواہان
۱۰۵۱۳ / ۱۹ ۱۲/۴۷	چوہدری برکت خان صاحب ولد روڈے خان صاحب ساکن کھریاں ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ	جائیداد رقبہ ۵۴ گھماؤں اور ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں:۔	۱۔ محمد یوسف صاحب پسر حقیقی موصی ۲۔ علی محمد صاحب انسپکٹر وصایا
۱۰۶۱۵ / ۱۳ ۲/۴۸	مستری محمد عبداللہ صاحب ولد مستری اللہ دتہ صاحب ساکن گھتو کے ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ۔	نقد مبلغ ۸۰۰/- روپیہ اور ماہوار آمد ۱۶/ روپیہ کے علاوہ ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں:۔	۱۔ محمد رشید صاحب سیکرٹری مال ۲۔ خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا
۱۰۷۲۱ / ۲۵ ۵/۴۸	بشیر احمد صاحب ولد حسین بخش صاحب ساکن مگرا ڈاکخانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ	جائیداد بصورت اراضی زرعی رقبہ ۶ مرلے اور ایک قطعہ سکنی دس مرلہ اور ماہوار آمد مبلغ ۶۰۰/- روپیہ کے علاوہ ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔	۱۔ عنایت اللہ صاحب ولد چوہدری ثناء اللہ صاحب ۲۔ خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا

داخلہ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول

گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امسال سکول مذا میں ۲۵۰ طلباء داخل کئے جاویں گے۔ یعنی ۱۷۰ اوورسیر کلاس میں اور ۸۰ ڈرافٹسمین کلاس میں بتحیم جولائی ۱۹۴۹ء کو عمر ۱۷ سال سے ۲۱ سال کے درمیان ہونی ضروری ہے۔ میٹرک کے امتحان کے دوران میں ہی درخواست بھجوائی جاسکتی ہے۔ جس کو وصول کرنے کی آخری تاریخ یکم اپریل ۱۹۴۹ء ہے۔ امتحان مقابلہ ۱۶ رمئی کو ہوگا۔ انٹرویو کسی وقت جون میں ہوگا۔ جس میں میٹرک کا نتیجہ پیش کرنا ہوگا۔ یکم جولائی کو کلاسیں شروع ہوجائیں گی۔ درخواست کے لئے فارم پراسپکٹس میں لگے ہوتے ہیں جو سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ لاہور سے ۶ر میں ملتا ہے۔ یا ۱۲ر کا منی آرڈر بھیجنے پر وہیں سے مل سکتا ہے۔ سکول مذا سے پراسپکٹس بھیجنے کا کوئی انتظام نہیں۔ لہٰذا یہاں سے نہ منگوایا جائے۔ امتحان مقابلہ حساب اور ڈرائینگ صرف ۲ مضامین میں ہوگا۔ جس کی تیاری کچھ مشکل نہیں۔ ان مضامین کی تفصیل پراسپکٹس میں لکھی ہے۔ احمدی احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ آئندہ سال اس قدر لڑکے نہیں لئے جائیں گے۔ اور مقابلہ زیادہ ہوگا۔

(مرزا بشیر احمد)

چندہ حفاظت مرکز اور ہماری ذمہ داریاں

خدا تعالیٰ نے قادیان کو جماعت احمدیہ کا مرکز مقرر فرمایا ہے۔ اور جن حالات میں ہمیں اس سے جدا ہونا پڑا وہ کسی احمدی پر پوشیدہ نہیں۔ جماعت احمدیہ کو اس بات پر بجا طور پر فخر حاصل ہے۔ کہ اُن کے مقدس مقام کی حفاظت کرنے کے لئے ۳۱۳ احمدی وہاں موجود ہیں۔ جو درویشانہ زندگی بسر کررہے ہیں۔ یہ امر بھی دوستوں پر واضح ہے کہ وہاں کوئی کاروبار نہیں کررہے اور نہ ہی حالات اجازت دیتے ہیں کہ کوئی کام کرسکیں۔ اس صورت میں جماعت پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اس کے متعلق ہر احمدی کو اپنے دل میں سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا وہ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوچکا ہے۔ اگر نہیں تو وہ کس سوچ میں ہے۔ کیا اس کے نزدیک اب قادیان کی حفاظت کی ضرورت نہیں اگر اس کا دل شہادت دے کہ ضرورت ہے اور یقیناً ہے۔ تو اُسے اپنے ذمہ کی چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی جلد کردینی چاہیئے۔ اور جو اصحاب اس فرض سے سبکدوش ہوچکے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے دوسرے احباب کو بھی تحریک کرکے اس چندہ کی وصولی کروانے میں مدد دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (نظارت بیت المال)

اعلان

دفتر تحریک جدید ربوہ میں مندرجہ ذیل کتب مصنفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قابل فروخت ہیں۔ احباب ان کا ہدیہ پیشگی معہ محصول ڈاک دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ ضلع جھنگ میں بھجوا کر منگوا سکتے ہیں۔ کوئی کتاب ریزرو نہیں کی جائے گی۔ تاوقتیکہ قیمت دفتر میں جمع نہ ہوجائے۔ خط و کتابت کرتے وقت حتی الوسع کوپن نمبر اور تاریخ (جس کو رقم برائے کتب جمع کروائی ہو) لکھنی ضروری ہے۔

کتاب	ہدیہ		محصول ڈاک	
۱۔ تفسیر کبیر جلد اوّل	ہدیہ فی جلد -/۸/۵ روپیہ		-/۱۱/۱	روپیہ فی جلد
۲۔ تفسیر سورہ کہف	〃	۰/۸/۱	-/۸/-	〃 فی کاپی
۳۔ نظام نو کا انگریزی ترجمہ	〃	۰/-/۱	-/۶/-	〃 فی 〃

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ ضلع جھنگ)

تفسیر کبیر

ہمیں چند نسخے تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ اول کے موصول ہوئے ہیں۔ خواہشمند احباب فوراً ہم سے خط و کتابت کرکے ریزرو کرالیں۔ یا منگوالیں۔

(حسن محمد خان عارف نائب وکیل التجارت جودھامل بلڈنگ لاہور)

"کس جگہ رہتے ہیں"

عبدالکریم صاحب ولد عبدالجلیل خاں صاحب بھاگلپوری جہاں کہیں ہوں اپنے موجودہ پتہ نظارت مذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر یہ اعلان اُن کے کسی رشتہ دار یا دوست کی نظر سے گذرے۔ تو وہ بھی مطلع فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

درخواست دعا میرے ابا جان مولوی فضل الرحمٰن صاحب ان دنوں شدید طور پر بیمار ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہے احباب کرام و بزرگان جماعت سے التماس ہے کہ وہ حضرت نواب عبیداللہ خان مرحوم جماعت صادق مطیع الرحمٰن صاحب کے ساتھ ساتھ میرے والد صاحب کے لئے بھی درد دل سے دعا فرمائیں۔ (کریم المکارم)

پاکستان میں بائلروں کے بورڈ کا قیام

کراچی ۱۴ ؍مارچ۔ حکومت پاکستان نے بائلروں کا ایک مرکزی بورڈ قائم کیا ہے۔ تاکہ ان اختیارات کو کام میں لایا جائے۔ جو انڈین بائلرز ایکٹ ۱۹۲۳ء کی دفعہ ۲۸ کے تحت اسے حاصل ہیں۔ حکومت پاکستان۔ پاکستان کی صنعتی ضروریات کے مطابق قانون مذکور کو بدلنے کے لئے مناسب قانون بنانے کا بندوبست کر رہی ہے۔ (اسٹار)

جاپانی وفد اور پاکستانی نمائندوں کے درمیان تجارتی مذاکرات

کراچی ۱۴ ؍مارچ:۔ ۲۰ مارچ کو کراچی میں دوسرے جاپانی وفد اور پاکستان کی مختلف وزارتوں کے درمیان تجارتی مذاکرات ہوئے۔ جس میں وزارت تجارت و تعمیرات حکومت پاکستان کے سیکرٹری مسٹر ایم اے فاروقی بحیثیت صدر شریک تھے۔ جاپانی وفد درآمدی لائسنس رکھنے والے تاجروں سے بھی ملاقات کرے گا۔ چار جاپانی انجنیروں کی ایک جماعت بھی جس میں پارچہ بافی کی مشینری۔ عام مشینری ریڈیو اور برقابی اسکیموں کے ماہرین بھی شامل ہیں۔ جاپانی وفد میں شامل ہونے کے لئے آ رہی ہے۔ توقع ہے کہ یہ انجنیر نئی صنعتی اسکیموں کے لئے نئی عملہ حاصل کرنے میں حکومت پاکستان کو مدد دیں گے۔

پولستانی تجارتی وفد کی آمد

کراچی ۱۴ ؍مارچ:۔ ایک پولستانی تجارتی وفد جو سات ارکان پر مشتمل ہے۔ اور جس کے رئیس محکمۂ معاہدات حکومت پولینڈ کے افسر اعلیٰ مسٹر لونیگی ہیں۔ کراچی آ رہا ہے۔

۳۲ ویں بین الاقوامی لیبر کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی

کراچی ۱۴ ؍مارچ حکومت پاکستان نے ۳۲ ویں بین الاقوامی لیبر کانفرنس میں شرکت کے لئے ایک وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں دو سرکاری نمائندے اور تاجروں اور مزدوروں کا ایک نمائندہ شامل ہوگا۔ یہ کانفرنس ۸ ؍جون سے ۲ ؍جولائی ۱۹۴۹ء تک جنیوا میں جاری رہے گی۔

روئی کی برآمد کے لائسنس

کراچی ۱۴ ؍مارچ:۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ موجودہ لائسنسوں کی میعاد کو جو ۲۸ ؍فروری ۱۹۴۹ء کو ختم ہوتی ہے۔ اس طرح بڑھا دیا جائے کہ ۳۱ مارچ کو یا اس سے پہلے روئی جہازوں کے ذریعہ بھیجی جا سکے۔ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے۔ اس کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے مطابق جہازوں کے ذریعہ صرف وہی روئی بھیجی جا سکے گی۔ جو ۲۸ ؍فروری ۱۹۴۹ء تک خریدی گئی ہو۔

برطانیہ امریکہ سے کم سامان منگوا رہا ہے!
برخلاف اس کے برآمد میں اضافہ

لنڈن ۱۴ ؍مارچ۔ ۱۹۴۸ء میں برطانیہ کی بیرونی تجارت میں ترقی کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے۔ کہ امریکہ اور ڈالر والے دوسرے علاقوں سے کم سامان منگوا رہا ہے۔ اس ہفتے جو سالانہ اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۴۷ء میں مغربی خطے سے برطانیہ کی درآمد کل ۷ ء ۵۴ فی صدی تھی۔ پچھلے سال یہ اوسط ۵۰ ء ۳۳ فی صدی ہی۔ اور سال کی آخری سہ ماہی میں اس میں مزید کمی ہوئی۔ امریکہ سے درآمد تو خاص طور پر پچاس فی صدی گھٹ گئی۔

اس کے مقابلہ پر انہیں علاقوں کو برطانیہ نے زیادہ مالیت کا سامان برآمد کیا۔ مثلاً ۱۹۴۷ء میں ایک ارب ایک کروڑ چودہ لاکھ روپے کا سامان بھیجا اور ۱۹۴۸ء میں اس میں ۳۵ کروڑ تیس لاکھ کا اضافہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ درآمد اور برآمد کے درمیان توازن پہلے سے بہت بہتر ہوگیا۔ یعنی جہاں پہلے توازن زیادہ تھا۔ اور اس طرح برطانیہ کی ڈالر پونجی سے بہت بڑی رقم نکل جاتی تھی۔ اب صورت بہتر ہو گئی۔ کیونکہ برطانیہ نے درآمد کم کی۔ اور برآمد زیادہ کردی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ برطانیہ کی طرف واجب الادا رقم کم ہو گئی۔ اس طرح ڈالر پونجی پر بار بھی کم ہوا۔

اور سٹرلنگ علاقوں سے برطانیہ کی درآمد میں ۳۱ فی صدی سے ۳۰ فی صدی اضافہ ہوا۔ یعنی برطانیہ نے پہلے سے دو ارب اتالیس کروڑ تینتالیس روپے کی مالیت کی زیادہ اشیاء درآمد کیں۔ اس کا زیادہ تر حصہ آسٹریلیا سے آیا۔ ساتھ ہی سٹرلنگ علاقے کو برآمد میں بھی تین ارب تین کروڑ تین لاکھ کا اضافہ ہوا۔ جس کا تناسب ۹۶ ء ۴۶ فی صدی سے ۲۹ ء ۸ صدی بنتا ہے۔

۱۹۴۸ء میں یورپ کی کل درآمد ۱۹۴۷ء سے ⅕ حصہ زائد ہیں۔ اور اس رقم ستائیس ارب تین کروڑ پینتیس لاکھ روپے ہو ہے۔ برآمد میں ⅖ اضافہ ہوا۔ اور وہ اکیس ارب بیس کروڑ ستائیس لاکھ تک جا پہنچی۔ جہاں ۱۹۴۷ء برطانیہ کی طرف واجب الادا بقایا سات ارب چھتر کروڑ چھیالیس لاکھ تھا۔ وہاں ۱۹۴۸ء میں یہ گھٹ کر پانچ ارب اکسٹھ کروڑ اکیس لاکھ رہ گیا۔

(و۔ ا۔ س)

اجلاس جناب شیخ عبداللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات با اختیارات کلکٹر

خان صاحب گیلانی بخش ولد مشتاق علی قوم راجپوت کھوکھر سکنہ گجرات

بنام

فضل دین ولد حسن محمد قوم جٹ وڑائچ۔ لکھمی داس ولد سیراج۔ بہادری لال چمن لال وہربنس لال پسران مکند لال۔ رامیشور چندر و تلک راج پسران ولد سیراج قوم اروڑہ سکنہ کھاریاں۔ تحصیل گجرات۔

دعویٰ واگذاری اراضی مرہونہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں بذریعہ اشتہار اخبار مذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر فریق ثانی کو کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۳۱ ؍۳ ؍۴۹ کو حاضر عدالت مذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

۱۰ ؍۳ ؍۴۹

دستخط حاکم

مہر عدالت

چین کے نئے وزیر اعظم نانکن میں

نیا کابینہ مرتب کرنیکی مساعی

نانکنگ ۱۴ مارچ - کل چین کی لیجسلیٹو یوآن نے سابق وزیر دفاع جنرل ہو ینگ چن کا تقرر بطور وزیر اعظم منظور کر لیا تھا۔ مجلس قانون ساز کے مقررین نے اپنی تقریروں میں کہا تھا کہ جنرل ہو ینگ چن ملک میں بد انتظامی اور رشوت ستانی کو ختم کر دیں گے اور موجودہ چین کے بانی "بابائے چین" ڈاکٹر سن یات سین کی تعلیمات کے عین مطابق ملک میں اصلاحات نافذ کریں گے۔

آج جنرل ہو ینگ چن ہانگچو سے نانکن پہنچ گئے - جہاں وہ اپنا کابینہ منتخب کرنے کی کوششیں شروع کریں گے - خیال ہے کہ انکا کابینہ مختصر سا ہو گا - اور ارکان کابینہ ایسے لوگ ہوں گے جو چینی کمیونسٹوں سے مصالحت کے خواہاں ہوں گے

دوسری طرف رائٹر نے یہ اطلاع دی ہے کہ ہانگ کانگ اور وسطی چین کے درمیان تجارت کا سلسلہ پھر شروع ہو گیا ہے۔

مصر میں اشتراکیت کے خلاف مہم

قاہرہ ۱۴ مارچ - مصر کے وزیر امور معاشی جلال فہیم پاشا نے اعلان کیا ہے کہ اشتراکیت کا مقابلہ کرنے اور ملک میں زیادہ متوازن حالات پیدا کرنے کے لئے عوام کی حالت بہتر بنانے کی غرض سے ایک مہم جاری کر رہی ہے - جلال پاشا نے کہا کہ "مصریوں کو فارغ البال بنانے کے لئے کمیونسٹوں کا مقابلہ کرنا اشد ضروری ہے - اشتراکیت اخلاقی اصولوں اور مذہبی تعلیمات کا کوئی احترام نہیں کرتی مصری حکومت تعلیم پر ۳۱ کروڑ اور صحت عامہ پر ساڑھے انیس کروڑ روپے صرف کرے گی۔

گیہوں کے بارے میں عالمگیر سمجھوتہ کی توقع

واشنگٹن، ۱۴ مارچ، واشنگٹن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ عنقریب گیہوں کے بارے میں ایک عالمگیر سمجھوتہ ہو جائے گا، اس سلسلہ میں گذشتہ سات ہفتوں سے واشنگٹن میں مذاکرات ہو رہے ہیں اور روسی وفد پورا پورا تعاون کر رہا ہے۔

انڈونیشی مسئلہ کے بارے میں

ڈچ کابینہ میں شدید اختلافات

لندن ۱۴ مارچ - ہیگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ڈچ کابینہ میں کیتھولک پارٹی اور لیبر پارٹی کے مابین انڈونیشی مسئلہ کے بارے میں شدید اختلافات رونما ہو گئے ہیں لیبر پارٹی مصر ہے کہ کہ جمہوریہ انڈونیشیا کی حکومت کو تسلیم کر لیا جائے۔

برما اشتراکیت کو دبانے کے لئے غیر ملکی امداد کا خیر مقدم کریگا

کراچی، ۱۴ مارچ، پاکستان میں برما کے سفیر اُو پے کھن نے آج یہاں کہا کہ کیرن اور کمیونسٹ باغیوں کا فتنہ مٹانے کے لئے برما غیر ملکی امداد کا خیر مقدم کرے گا۔

اپنے بیان کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ برما کی حکومت ملک کی اندرونی گڑبڑ پر قابو نہیں پا سکتی" تاہم آپ نے کہا "ایک سے دو بہتر ہی ہوتے ہیں"

پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیرز کے زیر اہتمام برمی سفیر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "یقیناً" برما آج خوش نہیں ہے" آپ نے برما میں بعض برطانوی موقعہ شناسوں" اور برطانیہ کے بعض قدامت پسندوں کو کیرن باغیوں کی حمایت اور امداد کا ملزم ٹھہرایا - آپ نے بعض ایسے لوگوں کے خطوط کے حوالے دے کر یہ واضح کیا کہ انہوں نے کیرنوں سے انگلستان میں بڑے بڑے تجارتی وعدے اور ان کی بغاوت کے لئے اسلحہ اور گولہ بارود کی اعانت کے وعدے کر رکھے ہیں۔

آپنے کہا" میں قدامت پسندوں کو بطور جماعت کیرنوں کی اعانت کا موردِ الزام نہیں ٹھہراتا - میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ برما کے داخلی حالات میں بعض انگریز افراد کی دخل اندازی سے حکومت برطانیہ کا کوئی تعلق نہیں۔

اُو پے کھن نے کہا کہ میں یہ اعتراف کرنے سے ہچکچاؤں گا نہیں کہ حکومت برما کو جن عظیم مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے - وہ اگر دنیا کی مضبوط ترین حکومت کو بھی پیش آ جائیں - تو اس کا برقرار رہنا مشکل ہو جاتا -

آپ نے کہا" تاہم یہ حقیقت ہے کہ ان مشکلات کے باوجود بھی تھاکن نو کی حکومت ابھی تک بخوبی چل رہی ہے یہ اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ ابھی تک حکومت کو عوام کی بہت بڑی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے

آپ نے یہ مانتے ہوئے کہ پاکستان کا پریس اس سے "نہایت خوشگوار طور سے مستثنیٰ ہے" کہا کہ غیر ممالک کے پریس کا بہت بڑا حصہ یہ کہہ رہا ہے کہ برما میں اکثریت کیرنوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کر رہی اور یہ کہ الگ ریاست کے لئے کیرنوں کی قومی خواہش کا احترام نہیں کیا جا رہا۔

آپ نے ان الزامات کو بے بنیاد ٹھہراتے ہوئے بتایا کہ ایوان اقوام میں کیرنوں کے لئے ۱۲۶ میں سے چوبیس نشستیں مخصوص ہیں۔ اگرچہ آبادی کے تناسب سے ان کے حصے میں صرف دس نشستیں ہی آتی ہیں۔ کابینہ میں دو کیرن وزیر ہیں اور برمی حکومت کے تحت شہری اور فوجی ملازمتوں میں کیرنوں کے ساتھ فیاضانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ - راسٹان

اسلام کا اقتصادی نظام سرمایہ داری اور اشتراکیت کی کشمکش کو ختم کرنیکا واحد ذریعہ ہے

مشرقی بنگال میں جاگیرداریاں اور شراب نوشی ختم کر دی جائے گی

—— وزیر مالیات مسٹر حمید الحق چودھری کا اعلان ——

ڈھاکہ - ۱۴ مارچ - مشرقی بنگال کے وزیر مالیات مسٹر حمید الحق چودھری نے کل صوبائی اسمبلی میں بجٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ صوبہ میں ٹرانسپورٹ کی تنظیم کو نہایت اعلیٰ پیمانہ پر قائم کیا جائے گا - صوبہ کی صنعتی ترقی کے لئے حکومت کی کوششوں کا ذکر کرنے کے بعد وزیر مالیات نے افسوس ظاہر کیا کہ صوبہ کے سرمایہ دار صنعتوں میں سرمایہ لگانے میں تامل کر رہے ہیں - وزیر مالیات نے بتایا کہ حکومت زمینداریوں کو ختم کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے - لیکن اس سلسلہ میں کافی سرمایہ درکار ہوگا - جس کے لئے مرکز سے قرض لینا پڑے گا۔

ہندوستان سے درآمد

ہندوستان سے درآمد کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر حمید الحق نے کہا - بین المملکتی معاہدوں کے باوجود ہندوستان سے بہت کم سامان آ رہا ہے - لیکن ہندوستان کو مطلع کر دینا ضروری ہے کہ وہ مغربی پاکستان سے بالعموم اور مشرقی پاکستان سے بالخصوص اس وقت تک زیادہ سامان نہیں خرید سکے گا جب تک وہ مشرقی پاکستان کو زیادہ وسیع پیمانہ پر اپنا سامان فروخت کرنے پر آمادہ نہ ہو - ہندوستان نے مشرقی پاکستان سے ستر کروڑ روپے کی مالیت کی صرف پٹ سن ہی خرید لی - لیکن اس نے بمشکل ۲۵ کروڑ روپے کی مالیت کا کپڑا - کوئلہ - لوہا اور فولاد فروخت کیا۔

امتناع شراب

صوبہ میں امتناع شراب کا ذکر کرتے ہوئے وزیر مالیات نے کہا کہ حکومت جلد از جلد اس کو بند کر دینے کا ارادہ رکھتی ہے - فی الحال ایک کمیٹی قائم کی جا رہی ہے - جو یہ سفارش کرے گی کہ فی الحال کس حد تک امتناع شراب ممکن ہے۔

صنعتوں پر قومی ملکیت

صنعتوں پر قومی ملکیت قائم کرنے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر حمید الحق نے کہا کہ یہ مسئلہ بہت متنازعہ فیہ ہے حکومت فی الحال صنعتی اجارہ داری کے لئے تیار نہیں نہ ہی وہ صنعت کو کامل طور پر نجی تحویل میں دینے کا ارادہ رکھتی ہے - آپنے پاکستان کی اقتصادی پالیسی کو اسلامی سوشلزم کے اصولوں پر استوار کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا ہے روح سرمایہ داری اور لادینی اشتراکیت ۳

انڈونیشیا میں طلبہ کو کیسے ہلاک کیا گیا؟

صوبہ جمہوریہ ڈاکٹر سکارنو کا اظہار افسوس

جزیرہ بنکا ۱۴ مارچ - جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر عبد الرحیم سکارنو نے اقوام متحدہ کے کمشن کو ایک مراسلہ میں مطلع کیا ہے کہ جوگجکارتا میں جمہوریہ انڈونیشیا کے حامیوں پر بے پناہ مظالم کئے جا رہے ہیں - مقتدر جمہوری لیڈروں کو ذلیل کیا جاتا ہے حال ہی میں سات طلبہ کو برقی قوت کے ذریعہ ہلاک کر دیا گیا -

اقوام متحدہ میں امریکہ کے سابق نمائندہ ڈاکٹر جیسپ نے کہا ہے کہ ولندیزیوں نے انڈونیشیا میں کھلم کھلا جارحانہ روش اختیار کی - اور حفاظتی کونسل نے انڈونیشیا کے متعلق جو سکیم منظور کی تھی - امریکہ اب بھی اس کا حامی اور مؤید ہے

انڈونیشیا کے جنگلات میں ڈچ فوجوں کے خلاف جنگ جاری رہیگی

جمہوریہ انڈونیشیا کے سابق کمانڈر جنرل سعید الرحمن کا اعلان

بٹاویہ ۱۴ مارچ - جمہوریہ انڈونیشیا کے سابق کمانڈر انچیف جنرل سعید الرحمن ڈچ فوجوں کے ہاتھوں گرفتار نہیں ہو سکے تھے - آج انہوں نے یہ اعلان کیا ہے - کہ میں جنگلوں میں اپنے ساتھیوں سے آملا ہوں اور ڈچ فوجوں کے خلاف جنگ جاری رکھوں گا -

جنرل سعید الرحمن نے ایک اعلان میں کہا ہے تمام فوجی کمانڈروں نے مجھے یہ یقین دلایا ہے کہ وہ ہنگامی حکومت کی امداد کریں گے - میں انڈونیشی رفیقوں کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں - آئیے ہم اپنی جنگ جاری رکھیں - ہمیں اپنا محاذ پہلے سے زیادہ مضبوط بنانا ہے اپنی قوت اور حق پر ایمان رکھئے - خدا ہمارے ساتھ ہو گا - یاد رہے کہ جوگجکارتا پر قبضہ کے بعد دسمبر میں ڈچ حکام نے یہ اعلان کیا تھا - کہ جنرل سعید الرحمن بیمار ہیں لیکن وہ گرفتار نہیں ہیں لیکن وہ بعد ازاں کسی نہ کسی طرح اپنے رفیقوں کے پاس پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں

---

۳ کی کشمکش سے نکلنے کے لئے اسلامی سوشلزم بہترین راستہ ہے۔